خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ ۱۱۔ فروری ۱۹۹۵ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۳۵ ہفتہ ۱۰۔ رمضان ۱۴۱۵ھ ۱۱۔ تبلیغ ۱۳۷۴ہش ۱۱۔ فروری ۱۹۹۵ء

گناہ یقین پر غالب نہیں ہو سکتا

تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں اور تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں کیونکر گناہ پر دلیری کر سکتی ہیں اگر تمہیں خدا اور جزا سزا پر یقین ہے۔ گناہ یقین پر غالب نہیں ہو سکتا اور جبکہ تم ایک بھسم کرنے اور کھا جانے والی آگ کو دیکھ رہے ہو تو کیونکر اس آگ میں اپنے تئیں ڈال سکتے ہو اور یقین کی دیواریں آسمان تک ہیں۔ شیطان ان پر چڑھ نہیں سکتا ہر ایک جو پاک ہوا یقین سے پاک ہوا۔ یقین دکھ اٹھانے کی قوت دیتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک بادشاہ کو تخت سے اتارتا ہے اور فقیری جامہ پہناتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعا

○ مکرم میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمان صاحب مغل اسلام آباد میں علیل ہیں۔ احباب کرام سے ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

دعا کریں کہ جاپان کا زلزلہ ان کو اندرونی طور پر جگانے کا سبب بنادے

جماعت احمدیہ کو جاپان کے زلزلہ زدگان کی غیر معمولی خدمت کی توفیق مل رہی ہے

تھوڑی تعداد میں ہونے کے باوجود وہ خدمت کے میدانوں میں سب سے اوپر جا چکے ہیں

سیٹلائٹ رابطے پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ارشادات فرمودہ ۴ و ۵ فروری کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: ۴۔ فروری ۱۹۹۵ء۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احباب جماعت کو تحریک فرمائی ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جاپان کے حالیہ زلزلہ کو ان کو اندرونی طور پر جگانے کا سبب بنا دے۔ حضرت صاحب نے جاپان کے زلزلہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا میں جماعت کو عمومی طور پر دعا کی تحریک کرنا چاہتا ہوں۔ جاپان کا حالیہ زلزلہ بہت ہی بھیانک اثرات کا موجب بنا ہے۔ ہمارے احمدی خدمت کرنے والوں نے جو اطلاعات دی ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ برا حال ہے اور بڑی کسمپرسی کا عالم ہے۔ جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے کہ وہ تھوڑی تعداد میں ہونے کے باوجود خدمت کے میدان میں تمام دوسرے اداروں سے اوپر جا چکے ہیں۔ انٹرنیشنل میڈیا اور ٹی وی میں جماعت کی خدمات کا نمایاں طور پر ذکر کیا جا رہا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہ وہ واحد جماعت ہے جس کے کیمپ میں گرم کھانے کا انتظام ہے۔ اور گرم چائے تو اس طرح مسلسل فراہم کی جا رہی ہے جس طرح یہاں مولوی صدرالدین صاحب مسلسل چائے فراہم کیا کرتے ہیں۔ جو جاپانی جماعت احمدیہ کے کیمپ میں آتے ہیں وہ گرم کھانے اور چائے کو ترسے ہوئے ہوتے ہیں۔ ہماری جماعت والوں نے وہاں پر ایک نیا سلسلہ دال چاول کا بھی شروع کر دیا ہے جس کو جاپانی افراد بہت پسند کر رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے کیمپ میں زلزلے سے متاثرہ جاپانی دور سے آتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ انہوں نے دس پندرہ دن سے گرم کھانے کا مزا نہیں چکھا۔ باقی امدادی ایجنسیاں پیک کئے ہوئے ٹھنڈے کھانے دیتی ہیں۔ احمدی ان کو بڑی محبت سے ملتے ہیں اور اس پہلو سے کہ یہ کیمپ گرم کھانا فراہم کرتا ہے یہ کیمپ کشش کا موجب بن گیا ہے۔

حضرت صاحب نے جاپان کی جماعت کو ڈش انٹینا کے ذریعے سیٹلائٹ رابطے پر مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی مالی توفیق تھوڑی ہے۔ مگر جتنی بھی ہے دیتے چلے جائیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا جماعت احمدیہ کی خدمت خلق کی اتنی شہرت ہو گئی ہے کہ دوسری امدادی تنظیمیں از خود بغیر کسی تحریک کے ہماری طرف اپنا سامان بھیج رہی ہیں کہ اس کو متاثرین میں تقسیم کر دیا جائے۔ ہماری جماعت کے افراد نے بتایا ہے کہ ایک دن جب بظاہر ہمارے پاس کوئی خاص سامان نہ تھا اور ہم پریشان تھے کہ آنے والوں کو کیا پیش کریں گے تو ایک ٹرک اور ویگن سامان لے کر پہنچ گئے۔ پتہ چلا کہ ہمارے علاقے کے گورنر کے پاس بڑی مقدار میں امدادی سامان آیا تھا اس نے معلوم کیا کہ سب سے اچھا تقسیم کرنے والے کون ہیں؟ تو اسے ہمارے بارے میں پتہ چلا۔ اس نے کہا یہ لوگ سب سے بہتر ہیں ان کے سپرد یہ سامان کر دیا جائے۔ اس میں ہر قسم کی ضروری چیزیں اور کھانے پینے کا سامان شامل تھا۔

حضرت صاحب نے فرمایا خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہماری ساکھ اونچی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری ضرورتیں بھی از خود پوری کر رہا ہے۔ آپ نے فرمایا اس وقت تفصیل سے ان تمام لوگوں کے نام میرے سامنے نہیں ہیں جو خدمت کر رہے ہیں۔ ہم کسی وقت ان کے ناموں کا بھی اعلان کر دیں گے۔

حضرت صاحب نے فرمایا دعا کریں اللہ تعالیٰ جاپانیوں کو اس مصیبت سے نجات دے۔ بڑا مقصد ان زلزلوں کے آنے اور خصوصاً جاپان کے جزائر میں آنے کا یہ ہے کہ یہ لوگ دین کی طرف توجہ مبذول کریں۔ چنانچہ اس زلزلے نے ان کی توجہ اس طرف مبذول کرا دی ہے۔ اب واقعتہ" اس بات کا امکان پیدا ہو گیا ہے کہ سارے علاقے کی توجہ دین کی طرف ہو جائے۔ بڑی تعداد میں جاپانی ہماری جماعت کی طرف رہنمائی کے لئے پہنچنے شروع ہو گئے ہیں۔ وہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ تمہارا کیا دین ہے کہ تم ایسی اچھی طرح خدمت کر رہے ہو۔

حضرت صاحب نے فرمایا اس وقت وہاں پر ڈش انٹینا لگ چکا ہے۔ امید ہے کہ جاپان میں موجود احمدی بھی ہماری باتیں سن اور دیکھ رہے ہوں گے۔

حضرت صاحب نے فرمایا بہت سے جاپانی خدمت کرنے والے کیمپ میں شامل ہو گئے ہیں۔ اور امدادی کام میں مدد دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات آسان کرے اور ان کو غیب سے مدد دے۔ دعا کریں کہ یہ زلزلہ ان کو اندرونی طور پر جگانے کا سبب بن جائے۔ یہ اصل دعا ہے جو کرنی چاہئے۔

کچھ دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا جاپان سے ابھی مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب نے فون پر اطلاع دی ہے کہ ہم نے ایم ٹی اے پر آپ کے ارشادات کوبے میں اپنے کیمپ میں سن لئے ہیں۔ امیر صاحب جاپان بھی کیمپ میں موجود ہیں۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مزید خدمت کی توفیق دے۔ اور ہم ان کے دل جیتنے میں کامیاب ہو سکیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا آپ محبت سے اس طرح کھلاتے ہیں جس طرح ماں محبت سے اپنے بچے کو کھلاتی ہے۔ اس طرح سے آپ ان کے دل تو جیت ہی چکے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا دال چاول پر زور دیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا ہمیں لنگر میں تجربہ ہے کہ جب بھی مشکل پڑی کھانا یا روٹیاں کم ہوئیں تو ہر وقت دیگیں خالی پانی سے ابل رہی ہوتی تھیں۔ ان میں چاول ڈالے جاتے اور منٹوں میں پک جاتے۔ حضرت صاحب نے فرمایا دال کا یہ فائدہ ہے کہ یہ بہت پتلی بھی کی جا سکتی ہے۔ صرف نمک مرچ کا حساب رکھیں۔ اور جاپانیوں کو اس نمک مرچ کا مزا چکھائیں۔ وہاں پر دیگیں تو شاید میسر نہ آتی ہوں بڑے بڑے برتن حاصل کر لیں۔ اور چاولوں پر زور دیں ساتھ پتلی دال پکا دیں۔ کبھی کبھی اس میں مچھلی کی خوشبو ڈال دیں اخراجات کا فوری اندازہ کر کے بھجوا دیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا جاپان کی حکومت کے انتظامات بہت اعلیٰ ہیں۔ انہوں نے زلزلہ زدہ علاقے سے تمام دنیا کے لئے فون مفت کر دیئے ہیں۔ لیکن انہیں ان انسانی احساسات کا خیال نہیں کہ انسان گرم کھانا پسند کرتا ہے۔ اس لئے دال چاول پر زور دیں اور فون پر

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۱۱- تبلیغ ۱۳۷۴ ہش ۱۱- فروری ۱۹۹۵ء

اللہ تعالیٰ ہر چیز کا مالک ہے

انسانوں کے تعلقات انسانوں سے بھی ہیں اور خدا سے بھی- اور یہ دونوں تعلق الگ الگ ہیں- دونوں کو پوری طرح سمجھ لینے ہی سے کام چلتا ہے- جہاں تک انسانوں سے ہمارا تعلق ہے- تمام باتیں ملکیت کے دائرے میں آتی ہیں- یہ چیز میری ہے- اس پر کوئی اور حق نہیں جتا سکتا- یہ زمین- یہ مکان- یہ تجارت- سب میری ملکیت ہیں اگر انہیں کوئی چیلنج کرے تو میں یقیناً اس کا مقابلہ کروں گا یہ ہوتی ہے ہماری کیفیت انسانوں سے انسانوں کے ساتھ تعلق میں- اور کہا جا سکتا ہے کہ دنیا میں ہر جگہ بنیادی طور پر ہر جھگڑا ملکیت ہی سے تعلق رکھتا ہے انفرادی جھگڑا ہو- خاندانوں کا جھگڑا ہو- یا حکومتوں کا جھگڑا ہو- یہ سب جھگڑے ملکیت ہی کے نام پر چلائے جاتے ہیں- انسان کسی چیز کی ملکیت پر کسی دوسرے کا حق ماننے کے لئے تیار نہیں- اس نے یہ چیز ورثے میں پائی ہے- یہ چیز اس نے خود کمائی ہے- یہ چیز اسے کسی نے دی ہے- لیکن اب اس کی ملکیت ہے- اس لئے وہ اپنے اس حق کو قائم رکھنے کے لئے کہ وہ ان چیزوں کا مالک ہے پوری جدوجہد کرتا ہے-

لیکن خدا سے جو ہمارا تعلق ہے وہ اس کے بالکل برخلاف ہے- ہر چیز کا خدا تعالیٰ مالک ہے- ہر چیز اسی سے دوسروں کو ملتی ہے- وہ جسے دیتا ہے اسے وہ چیز مل جاتی ہے اور جسے نہیں دیتا اسے نہیں ملتی- جس طرح انسانوں کا کوئی حق نہیں کہ کسی دوسرے انسان کی کسی چیز کو بغیر کسی وجہ کے اپنا لیں یا اس سے چھین لیں یا اسے ضائع کر دیں- اسی طرح کہا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ملکیت پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ ہر چیز اسی کی ہے اور حد یہ ہے کہ اس کے مقابلے میں ہم ایک ذرہ تک کو بھی اپنا نہیں کہہ سکتے- حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث اس سلسلے میں فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ مالک ہے- ہر چیز کا مالک اللہ ہے- وہ ہمارے جسموں کا بھی مالک ہے- وہ ہماری جان کا بھی مالک ہے- وہ ہماری قوتوں اور صلاحیتوں کا بھی مالک ہے- وہ ہماری اولاد کا بھی مالک ہے- ہمارے پاس جو دولت ہے- پیسے اور دوسرے اموال وغیرہ ہیں- ان کا بھی مالک ہے- اصل مالک' حقیقی مالک وہی ہے- اور ہمارا کچھ نہیں- خدا تعالیٰ کے مالک ہونے کی صفت سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہمارا کچھ نہیں- اور چونکہ خدا تعالیٰ مالک ہے- اس لئے انسان کو یہ جاننا چاہئے کہ اس کے مقابل پر تمام حقوق سلب ہو جاتے ہیں- مالک جو ہوا- تو اس کے مقابل پر حق کیا- یعنی خدا تعالیٰ کو آپ یہ نہیں کہہ سکتے- کہ میرا لڑکا تھا تو نے کیوں چھین لیا- یا میرا روپیہ تھا تو نے کیوں ایسے سامان پیدا کر دئے کہ وہ ضائع ہو جائے- یا میرا جسم تھا اسے مفلوج کیوں کر دیا- کچھ بھی میرا نہیں- سب اسی کا ہے- یہ ہے مالک ہونے کے معنی- اس صفت کے متعلق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک حوالہ پڑھ کر میں آج کے خطبے کو ختم کروں گا- آپ فرماتے ہیں:-

"انسان نے جو اپنے مالک حقیقی کے مقابل پر اپنا نام بندہ رکھایا- اور (ہم اللہ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں) کا اقرار کیا- یعنی ہمارا مال' جان' وطن' اولاد سب خدا کی ملکیت ہیں تو اس اقرار کے بعد اس کا کوئی حق نہ رہا- جس کا وہ خدا سے مطالبہ کرے- اسی وجہ سے وہ لوگ جو در حقیقت عارف ہیں باوجود صدہا مجاہدات اور عبادات اور خیرات اپنے تئیں خدا تعالیٰ کے رحم پر چھوڑتے ہیں"

رات کی تاریکیوں میں بھی دکھائی دے تجھے
اپنی آنکھوں کو جلا دے اور نظر کو تیز کر
ہر قدم پر جذبۂ دل کو بنا کر رہنما
تیزیٔ رفتار کی خاطر اسے مہمیز کر

ابو الاقبال

اُس کا جمال ہُو بہُو تصویر یار کی
اُس کی ہر اک اُدا میں اُدا ہے بہار کی

جب سے کہ تُو نے رسم جفا اُستوار کی
ہم نے بھی ہارنے کی اُدا اختیار کی

آنکھوں میں اُس کی اشکِ ندامت کو دیکھ کر
حالت عجیب تھی دلِ بے اختیار کی

صبحِ ازل سے شامِ اُبد تک طویل تھی
کیا بات پوچھتے ہو شبِ انتظار کی

ہر شاخ زَخم زَخم ہے' ہر گُل لہُو لہُو
لکھی ہے کِس نے خوں سے کہانی بہار کی

کیسے دیئے تھے اپنے ہی گھر کو جلا گئے
یہ کِس نے رسمِ جوَر و ستم اُستوار کی

سہمی ہوئی فضاؤں میں ہے ارتعاش سا
شاید کسی نے ساحلِ جاں سے پُکار کی

آبِ حیات پا کے بھی لَب تر نہیں کئے
بس بات آپڑی تھی' اَنا کی' وقار کی

جانِ حزیں پہ جتنے ستم کر سکو' کرو!
پر آس توڑنا نہ دلِ بے قرار کی

کوئی بھی رُوپ دھار کے آؤ' کوئی بھی نام
"اب رُت گزر گئی ہے' ترے اعتبار کی"

ڈر ہے منیرہ خرمنِ ہستی جلا نہ دے
شُعلے اُگل رہی ہے' یہ مُٹھی غبار کی

سیدہ منیرہ ظہور

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

مسافر گاڑیاں جب مختلف سٹیشنوں پر رکتے رکتے اپنا لمبا سفر طے کرتی ہیں تو ہر سٹیشن پر الگ الگ نظارہ ہوتا ہے۔ کہیں تھوڑے مسافر چڑھتے ہیں۔ کہیں زیادہ مسافر چڑھتے ہیں۔ کہیں تھوڑے لوگ چھوڑنے کے لئے آئے ہوئے ہوتے ہیں کہیں زیادہ لوگ' جو بڑے بڑے سٹیشن ہیں ان پر بہت رونق ہوتی ہے اور جب تک گاڑی چلتی نہیں سارا سٹیشن مختلف لوگوں کی گہما گہمی سے پر رونق ہوا ہوتا ہے۔ چہل پہل ہوتی ہے۔ باتیں ہو رہی ہوتی ہیں۔ پھر گاڑی چلی جاتی ہے تو سٹیشن سونا سارہ جاتا ہے۔ کچھ لوگ ایسے ہیں جو مسافر نہیں ہوتے صرف مسافروں سے ملنے کے لئے آئے ہوتے ہیں۔ جمعۃ الوداع کی بھی کچھ ایسی ہی صورت ہے۔ عبادت کرنے والوں کی گاڑی جو جمعہ بہ جمعہ ٹھہرتی آخر رمضان مبارک کے جمعوں میں داخل ہوتی ہے تو اچانک جمعوں پر رونق بڑھنے لگتی ہے اور پھر ایک ایسا جمعہ بھی آتا ہے جیسا آج ہے جسے جمعۃ الوداع کہا جاتا ہے' اس جمعہ پر تو اتنی رونق ہوتی ہے کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ سارے مسافر ہیں جو اس گاڑی پر چڑھنے کے لئے آئے ہیں لیکن جب یہ گاڑی یہاں سے گزر کر اگلے جمعہ پر پہنچتی ہے جو رمضان مبارک کے بعد آتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ مسافر تو وہی چند ایک ہی تھے جو سارا سال سفر کرتے رہے باقی تو چھوڑنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ پس بہت سے ایسے بھی ایمان لانے والے ہیں اور مسلمان ہیں جو آج عبادت کرنے والوں کو چھوڑنے کے لئے آئے ہوئے ہیں' الوداع کہنے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ خود بھی عبادت میں شریک ہیں لیکن یہ وقتی شرکت ہے' چند لمحوں کی شرکت ہے۔ جب تک اس جمعہ پر یہ گاڑی ٹھہری رہے گی وہ بھی شریک رہیں گے' جب یہ گزر جائے گی تو پھر وہ اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوں گے۔ خدا کی راہ کے مسافر وہی ہیں جو عبادت کی گاڑی پر سوار ہو کر پھر اس کو چھوڑتے نہیں۔ سٹیشنوں پر اترتے ہیں تو عارضی طور پر لیکن دائم کے سوار ہیں' ہمیشہ ہمیش کے مسافر ہیں اور کبھی بھی وہ عبادت سے تعلق قائم کر کے پھر تعلق توڑا نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کے مختلف احوال ہیں جو وقتی طور پر آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔ بعض ایسے بھی ہیں لیکن رفتہ رفتہ کمزور طاقت ور ہوتے چلے جاتے ہیں اور ان کی بدیاں جھڑتی چلی جاتی ہیں اور بدیوں کی بجائے نیکیاں عطا ہوتی چلی جاتی ہیں پس سچے مومنوں کی گاڑی ہمیشہ پہلے سے زیادہ بھرتی رہتی ہے۔ وہ لوگ جو پیچھے رہ جانے کے عادی ہیں اور ہمیشہ پیچھے رہ جانے کے عادی ہیں ان کے متعلق بھی ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اللہ تعالیٰ ضرور ان کو عذاب دے گا یا ان سے ناراضگی کا اظہار فرمائے گا۔ بعض خوش قسمت ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی موت کی گھڑی سعادت کی گھڑی ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں اللہ ان کو بلاتا ہے کہ وہ نیکی کی حالت میں ہوتے ہیں' ایسے خوش نصیب وہ ہیں جو توقع رکھ سکتے ہیں کہ اگرچہ ہم کبھی کبھی آئے لیکن خدا نے اس وقت بلایا جبکہ ہم نیکوں میں شمار ہو رہے تھے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں یہ دعا خصوصیت سے سکھائی کہ اے خدا! ہمیں اس وقت بلوانا' اس وقت ہمیں مارنا جب ہم تیرے حضور نیکوں میں شمار ہو رہے ہوں تو ہمیں چاہئے کہ ان چھوڑنے کے لئے آنے والوں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور خصوصیت سے یہ دعا کریں کہ ان سب کے انجام نیک ہوں اور رفتہ رفتہ ان کو بھی عبادت کے دائمی سفر کی توفیق عطا ہو۔

میں نے گزشتہ چند خطبات میں سورہ فاتحہ کا ذکر کیا تھا کہ کس طرح سورہ فاتحہ عبادت کے راز سکھاتی ہے اور عبادت میں لذت پیدا کرتی ہے اور اس مضمون کے آخری حصے میں ہم داخل ہو چکے تھے۔ جس میں ہم اس دعا پر غور کر رہے تھے کہ (چلا ہم کو سیدھے راستہ پر۔ ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تو نے انعام فرمایا ہے جن پر نہ تو غضب نازل ہوا اور نہ وہ گمراہ ہیں) اور میں نے آپ کو بتایا کہ (ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تو نے انعام فرمایا) میں جن لوگوں کا ذکر ہے اگرچہ وہ سب انعام یافتہ ہیں لیکن ان کی زندگیاں بڑی مشقتوں اور تلخیوں میں گزریں اور خدا کی راہ میں انہوں نے بڑے بڑے ابتلاء دیکھے اور ایسے بھی تھے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام' جنہوں نے خود ابتلاؤں کے تقاضے کئے کہ اے خدا ہمیں ہماری قربان گاہیں دکھا۔ ہمیں ان رستوں پر چلا جن رستوں پر چل کر ہم تیری راہ میں دکھ اٹھائیں اور پھر ثابت قدم ٹھہریں اور تجھ سے نئے اعزاز پائیں لیکن ان تمام باتوں کا ذکر کرنے کے بعد جن میں سے ایک حصہ میں پچھلے جمعہ میں بیان کر چکا ہوں اور ایک وہ حصہ تھا جسے بیان نہیں کر سکا لیکن ان کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے' ان سب تاریخی واقعات پر نظر ڈالتے ہوئے جب غور کرتے ہوئے ایک (ایماندار) آگے بڑھتا ہے تو دل میں خوف پیدا ہوتا ہے اور وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ میں کیا دعا کر رہا ہوں۔ ایسی مشکل اور ایسی مصیبت کی دعا جس پر ہو سکتا ہے میں ثابت قدم نہ ٹھہر سکوں۔ مشکلات کو اپنے منہ سے دعوت دینا اور امتحان کو بلانا بڑے حوصلے کا کام ہے لیکن اس کے باوجود ہر نماز کی ہر رکعت میں یہ دعا کرنے پر مجبور ہے کہ مجھے انعام پانے والوں کا رستہ دکھا اور اس کی تفصیل قرآن کریم نے جو بیان کی ہے وہ بہت ہی دل ہلا دینے والی تفصیل ہے ایسی تفصیل ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بڑی مشکل کا جان جوکھوں کا رستہ ہے۔ سوال یہ ہے کہ پہلے لوگوں نے یہ رستہ کیسے طے کیا تھا۔ وہ رستہ انہوں نے ایسے طے کیا کہ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خود سکھایا کہ کیا کرو؟ کس طرح یہ مشکلیں تم پر آسان ہو جائیں گی؟ اور یہ آگ تمہارے لئے گلزار بنا دی جائے گی۔ فرمایا (-) اے میرے بندو! صبر کے ساتھ اور عبادتوں کے ساتھ اور دعا مانگتے ہوئے مجھ سے ہی مدد چاہو۔ (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں) میں جس استعانت کی دعا ہمیں سکھائی گئی اس کا تفصیل کے ساتھ اعادہ کیا گیا اور پھر خدا نے وہ دعائیں بھی اکثر خود سکھائیں۔ پس اب میں ان دعاؤں کے اس مضمون میں داخل ہوتا ہوں جس سے پتہ چلے گا کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے خود (ایمان والوں) کی یہ راہ آسان فرما دی۔ انہیں دعاؤں کے طریق سکھائے یا ان کے بے ساختہ دل کی گہرائیوں سے اٹھی ہوئی دعاؤں کو قبول فرمایا اور ان کے ذکر کو بڑے پیار کے ساتھ قرآن کریم میں محفوظ فرما دیا۔ دنیا کی کوئی کتاب ایسی نہیں اور میں پھر اس بات کا اعادہ کرتا ہوں کہ دنیا کی کوئی کتاب ایسی نہیں جس نے تمام انبیاء کی دعاؤں کا خلاصہ اس شان کے ساتھ' اس حفاظت کے ساتھ پیش کیا ہو جس طرح قرآن کریم نے پیش کیا ہے۔ ہر قسم کی ضرورت کی دعا کے بہترین نمونے محفوظ کر دیئے۔ پس وہ لوگ جو یہ دعا مانگتے ہیں (ہمیں سیدھے راستہ پر چلا۔ ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے انعام فرمایا) ان کے لئے ضروری ہے کہ اس دعا کی اگلی شاخوں سے بھی واقف ہوں۔ یہ دعا جو آگے دعائیں پیدا کرتی ہے اور جن کے بغیر یہ سفر طے ہونا ممکن نہیں ہے ان دعاؤں پر نظر رکھیں' ان کے پس منظر سے واقف ہوں۔ ان کیفیتوں سے آشنا ہوں جن کیفیتوں میں وہ دعائیں مانگی گئی تھیں۔ جوں جوں ہم اس مضمون میں آگے بڑھیں گے یہ مضمون جو بہت ہی مشکل دکھائی دیتا ہے آسان ہوتا چلا جائے گا اور ان مشکلات میں سے لذت پھوٹنے لگے گی۔ پس اس لحاظ سے میں قرآن کریم کی دعائیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو اسی ترتیب سے ہیں جس ترتیب سے قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں۔ میں نے ان کو مضمون وار الگ الگ نہیں کیا لیکن اس سے پہلے میں یہ بتا دوں کہ ان دعاؤں کے متعلق خدا کا جو وعدہ ہے کہ میں قبول کرتا ہوں اور وعدہ در حقیقت ایسی ہی دعاؤں کے متعلق ہے جن کا ذکر آنے والا ہے ورنہ بسا اوقات انسان اس مخمصے میں پھنس جاتا ہے کہ خدا نے تو وعدہ کیا ہے کہ میں دعائیں قبول کرتا ہوں اور بڑی دیر سے دعا کر رہا ہوں کہ یہ کر دے وہ کر دے یہ دے دے وہ دے دے اور مجھے کوئی جواب نہیں ملتا تو اس آیت کو جو میں آپ کے سامنے پڑھتا ہوں ان دعاؤں کے مضمون کے ساتھ ملا کر سمجھیں تو پھر آپ کو پتہ چلے گا کہ کون سی دعائیں مقبول ہوتی ہیں اور کون سی مقبول نہیں ہوتیں۔ فرمایا (-) کہ اے محمد ﷺ! جب میرے بندے تجھ سے میرے بارے میں سوال کریں تو (-) میں قریب ہوں۔ (-) ہر پکارنے والے کی پکار سنتا ہوں جب وہ مجھے بلاتا ہے لیکن ایک شرط کے ساتھ۔ (-) میری باتوں کا بھی تو جواب دیا کریں۔ میری باتوں پر بھی کان دھرا کریں۔ یہ نہ ہو کہ یک طرف مجھے بلاوے بھیجتے رہیں اور جب میں ان کو بلاؤں تو وہ پیچھے ہٹ جائیں۔ (-) اور وہ مجھ پر سچا ایمان رکھیں۔ (-) تاکہ وہ ہدایت پائیں اور کامیاب ہوں۔

یہ رشد کا رستہ قبولیت دعا کا رستہ ہے جو خدا تعالیٰ نے ہمیں تفصیل سے سمجھایا کہ وہ کون سا رستہ ہے اور کیسے لوگ ہیں جو اس رستے پر چلتے ہیں تو ان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

قرآن کریم کی سورتیں اگرچہ اس ترتیب سے نہیں ہیں جس ترتیب سے یہ نازل ہوئیں لیکن جو ترتیب وحی الٰہی کے مطابق مقرر ہوئی اور جس ترتیب کے ساتھ ہم قرآن کریم کو آج پاتے ہیں اس ترتیب میں گہری حکمتیں ہیں اور مضمون کا تسلسل ہے۔ پس دعاؤں کے تسلسل میں بھی خدا تعالیٰ نے بعض گہری حکمتوں کو پیش نظر رکھا ہے' اس لئے میں ترتیب کو مضامین کے لحاظ سے بدلنے کی بجائے بعینہ اسی طرح آپ کے سامنے رکھتا ہوں جس طرح قرآن کریم نے پیش فرمائی ہیں۔

سب سے پہلی دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیان ہوئی ہے اور ظاہر ہے کہ اس کی کیا اہمیت ہے۔ آپ ابوالانبیاء کہلاتے ہیں یعنی وہ عظیم الشان نبیوں کا سلسلہ جس پر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پیدا ہوئے اس کے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے۔ فرمایا (-) (اور جب ابراہیم نے کہا تھا کہ اے میرے رب اس جگہ کو ایک پر امن شہر بنا دے) یہ

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

اس میں کیا شک ہے کہ ملک کا ہر شہری بلا تخصیص اچھی یا بری سیاست سے متاثر ہوتا ہے۔ جو کچھ حکومتی عہدے دار یا ان کے کارکن کہتے ہیں وہ چاہے کسی ہی شخص کے لئے کہا گیا ہو اس کے نتائج سے یقیناً متاثر ہوتا ہے۔ اور اسی لئے لوگ اخبارات کو شوق سے پڑھتے ہیں کہ دیکھا جائے کہ کس نے کیا کہا ہے۔ یا پھر یہ دیکھتے رہتے ہیں کہ جو کچھ کہا گیا تھا۔ اس کا نتیجہ کیا نکلا۔ ایک روزنامے نے صدر مملکت سردار فاروق احمد لغاری کے متعلق یہ خبر شائع کی ہے کہ حکومت فرشتوں کی نہیں۔ اچھے برے لوگ دونوں طرف ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ صدر مملکت کے یہ خیالات اس بات کے غماز ہیں کہ وہ کسی کے طرف دار نہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ حکومت اچھی طرح کی جائے اور سب لوگوں پر اس کا اچھا اثر پڑے۔ چاہے وہ حکومت کے طرف دار ہوں یا حزب مخالف۔ اسی طرح صدر مملکت نے مزید جو باتیں کہیں ان کی یہ سرخیاں لگائی گئی ہیں۔

فضل الٰہی ضیاء الحق یا غلام اسحاق نہیں ہوں۔ مجھے آئین کا پابند رہنا چاہئے۔ اور جھٹکے نہیں مارنے چاہئیں

ایک اور سرخی

اپنی غیر جانب دارانہ حیثیت دکھانے کے لئے حکومت سے اختلافات ظاہر کرنا تو محض دکھاوے کے لئے ہوگا۔ صدر نہ ہوتا تو کھلم کھلا اپنی بات کرتا۔

ایک اور سرخی

اپوزیشن سے رابطے ہیں سیاست میں خفیہ ملاقاتیں ضروری ہو جاتی ہیں لیکن میں کبھی چھپ کر ملنے کا قائل نہیں رہا۔ دیانت داری سے سمجھتا ہوں کہ محاذ آرائی کم ہوگئی ہے۔

ایک اور سرخی

شیخ رشید کے خلاف مقدمہ فوری سماعت کی عدالت میں چلائے جانے کا علم نہیں۔ میرے خیال میں اس قسم کے مقدمات کی سماعت عام عدالتوں میں ہونی چاہئے۔

ایک اور سرخی

احتساب کا عمل جاری رہنا چاہئے۔ بعض لوگوں کے خلاف بے قاعدگیاں اور مالی بے ضابطگیاں ہیں جو جرائم کے دائرے میں آتی ہیں۔ دیکھنا صرف یہ ہے کہ انتقامی کارروائی نہ ہو۔

ایک اور سرخی

بھارتی فوج کشمیر میں منظم ظلم کر رہی ہے۔ بھارت سے جنگ ہوئی تو بہت بڑی تباہی آئے گی۔ ہمیں سردار قیوم کی ضرورت ہے۔ وہ جہد آزادی میں اپنا کردار ادا کریں۔

ایک اور سرخی

کشمیر کے بارے میں ہم کسی کی طرف نہیں دیکھ رہے۔ امریکہ نے مداخلت کرنا ہوتی تو اس کو گزشتہ پیش آنے والے حالات میں مداخلت سے کون روک سکتا تھا۔

یہ سب کچھ جو صدر مملکت سردار فاروق احمد لغاری نے کہا ہے۔ سیاست کے کئی اہم گوشوں سے پردہ اٹھاتا ہے۔ اور بعض ایسی باتیں ہمارے سامنے لاتا ہے جن کو عام طور پر زیادہ اہمیت نہیں دی جاتی۔ ان میں سے ایک بات یہ ہے کہ عام طور پر کہا یہ جاتا ہے کہ بھارت سے جنگ ہوئی تو اسے منہ کی کھانی پڑے گی۔ لیکن صدر لغاری نے بہت ٹھیک کہا ہے کہ بھارت سے جنگ ہوئی تو بہت بڑی تباہی آئے گی۔ اسے منہ کی کھانی پڑے یا نہ کھانی پڑے اگر تباہی آئے تو یہ ہم سب کے لئے تباہی ہوگی اس سے بچنا نہایت لازمی ہے۔

اسی اخبار نے ایک اور سرخی یہ لگائی ہے

قاضی حسین احمد سمیت جماعت اسلامی اور پاسبان کے ۹۰ رہنماؤں اور کارکنوں کو مفرور قرار دے دیا گیا۔

اور دوسری سرخی

اشتہاری قرار دیئے جانے کے بعد وارنٹ جاری ہوئے تعمیل کنندہ نے عدالت کو بتایا کہ ملزموں سے متعلق اشتہار لگا دیا ہے۔ دستیاب نہیں ہو رہے اور روپوش ہیں۔

ایک اور سرخی

حیرت کی بات ہے کہ قاضی لاہور میں ہے اور ان سمیت دیگر افراد کی خبریں اور تصاویر شائع ہوتی ہیں مگر پولیس پکڑ نہیں رہی۔ عدالت کو اختیار ہوتا تو ایک منٹ نہ لگاتی۔ یہ بات ایک مجسٹریٹ نے کہی۔

ایک اور سرخی

جوڈیشنل مجسٹریٹ نے کیس میں ۱۳۔ فروری کو شہادتیں طلب کرلیں۔ مفرور قرار دیئے جانے والوں میں میاں عثمان، لیاقت بلوچ، امیر العظیم اور مصطفیٰ رشید شامل ہیں۔

اس خبر سے ہمارا ذاتی طور سے کوئی تعلق نہیں لیکن یہ بات ہمارے لئے حیرت کا باعث بنی کہ بڑے بڑے لوگ مفرور کس طرح ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ خبر میں بتایا گیا ہے وہ لوگ موجود ہیں حوصلہ مند ہوں گے۔ باہمت ہوں گے۔ ڈرپوک نہیں ہوں گے اور وہ چھپے نہیں پھرتے ہوں گے لیکن اگر پولیس انہیں نہیں پکڑتی تو اس میں کوئی اور بھید ہوگا۔ ہم نہیں جانتے۔ کیا؟

HEAVENLY JOY

If good is good and bad is bad
It isn't so hard for us to know
That all that we should do is this
To pick and choose the way to go

To make the world a place to please
The head and heart and stirring soul
'Tis me and you and all of us
Who ought to play a better role

Whene'er we do whate'er is bad
We give a staggering blow to good
We may or may not understand
We do not do whate'er we should

'Tis only good that gives the joy
That heavens wish to give us all
My Lord and God You let us try
To stand upright and never fall

آسمانی مسرت

اگر نیکی نیک ہے اور بدی بدی
تو ہمیں ان دونوں میں امتیاز کرنا مشکل نہ ہونا چاہئے
ہمیں صرف یہ فیصلہ کرنا ہوگا
کہ ہم کونسا راستہ اختیار کریں

اس دنیا کو امن کا گہوارہ بنانے کے لئے
ہمارے ذہن اور ہمارا دل اور ہماری مچلتی ہوئی روح
میں اور آپ اور ہم سب کے لئے لازم ہے
کہ ہم ایک بہتر کردار ادا کریں
جب بھی ہم کوئی ایسا کام کریں جو اچھا نہ ہو
تو ہم یقیناً نیکی کے لئے ایک لڑکھڑا دینے والا دھچکہ ثابت ہوتے ہیں
اگرچہ ہم اس بات کو سمجھ سکیں یا نہ سمجھ سکیں
لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہم اس وقت وہ نہیں کرتے جو ہمیں کرنا چاہئے

صرف نیکی انسان کے لئے ایسی خوشی مہیا کرتی ہے
جو آسمان ہم سب کو عطا کرنا چاہتا ہے
میرے آقا اور میرے خدا
تو ہمیں توفیق دے
کہ ہم سیدھے کھڑے ہو سکیں اور کبھی گرنے نہ پائیں

خدا تو وہ خدا ہے جو ایسا رحیم و کریم ہے کہ جو اس کا انکار کرتے ہیں ان کو بھی رزق دیتا ہے۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) بشارت احمد

بی۔ آر۔ بی۔ ایل کا تذکرہ

لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ بشارت احمد صاحب انگریزی روزنامہ دی مسلم کے ۲۲۔ جنوری ۱۹۹۵ء کے شمارے میں Opinion کے کالم میں لکھتے ہیں۔

لوکل پریس میں کئی سینئر ریٹائرڈ آرمی افسروں کی طرف سے متعدد مضامین لکھے گئے ہیں جن میں تفصیل سے بحث کی گئی ہے کہ آیا ۱۹۶۵ء کی ہندو پاک جنگ میں چند ہندوستانی سپاہی بی۔ آر۔ بی۔ ایل نہر کو عبور کر سکے تھے یا نہیں۔

اس سلسلے میں آخری مضمون میجر جنرل ریٹائرڈ چوہدری عبدالرحمان خان کا ہے جس میں انہوں نے لڑائی کا تفصیلی نقشہ کھینچا ہے اور اس میں انہوں نے کسی شک وشبہ کے بغیر ثابت کیا ہے کہ ہندوستانی سپاہی ایسی کوئی کامیابی حاصل نہیں کر سکے تھے اور اس سلسلے میں پاکستانی سپاہیوں کے لڑائی کے جذبہ کو بھی بہت سراہا ہے۔ اور ایسا کرنے سے انہوں نے اس تاریخی ریکارڈ کو صحیح تناظر میں پیش کیا ہے۔

جنرل صاحب کے بیان کے میرٹ یا ڈی میرٹ کے قطع نظر' ان تمام بڑے لوگوں کی بحث کا مرکزی نقطہ یہ ہونا چاہئے تھا کہ آیا اس جنگ میں پاکستان اپنے متعین شدہ ملٹری یا سیاسی ہدف کو حاصل کر سکا تھا یا نہیں۔ ہم کشمیر کو آزاد نہ کرا سکے۔ اور لاہور اور سیالکوٹ کو بھی دشمن کے ہاتھوں میں پڑنے سے بمشکل ہی بچا سکے۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے یہ ایک بے فائدہ مشق تھی۔ جس نے ہمیں اپنے آپ میں خوش ہونے کا موقعہ تو دیا لیکن ہمارے دشمن کو ہماری دفاعی سکیموں کی کمزوریوں سے آگاہ کر دیا۔ جس نے ۱۹۷۱ء کی جنگ میں پاکستان کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کا راستہ صاف کر دیا۔

۱۹۶۵ء کی جنگ میں اگر لاہور محفوظ رہتا اور ہم کشمیر کو آزاد کروانے میں کامیاب ہو جاتے تو چند ہندوستانی سپاہیوں کے بی۔ آر۔ بی۔ ایل پار کر جانے سے کوئی قیامت نہیں ٹوٹ پڑنی تھی۔ بد قسمتی سے حکومتی پالیسی کے طور پر ہمارے عوام کے لئے دفاع کے معاملات پر بحث و تمحیث ممنوع قرار دی گئی ہے۔ عام پبلک کو جو سرکاری طور پر بتایا جاتا ہے وہ اس پر یقین رکھتے ہیں۔ کچھ دیر پہلے جنرل ریٹائرڈ اسلم بیگ جو سابق چیف آف آرمی سٹاف ہیں۔ ہمیں بتا رہے تھے کہ ۱۹۶۵ء کی جنگ صرف ایک تعطل تھا آخر ہم کب تک اس قسم کی تاریکی میں رہنے کے متحمل ہو سکتے ہیں۔ وقت آن پہنچا ہے کہ ہم گہری نیند سے بیدار ہوں اور اپنے قومی مسائل سے آگاہ ہونے کی کوشش کریں۔ اگر ہم بیدار نہ ہوئے تو پھر ہمارا نام ونشان مٹا دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے پھر ایک دفعہ ہمیں ایک تاریخی چوراہے پر لا کھڑا کیا ہے۔ اور دیکھنا یہ ہے کہ آیا ہم میں یہ قابلیت موجود ہے یا نہیں کہ ہم صحیح راستہ اختیار کر سکیں۔

کشمیر جل رہا ہے۔ ہزاروں لوگ شہید کئے جا چکے ہیں۔ عورتوں کو اجتماعی زیادتیوں کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ اور جائیدادیں تباہ و برباد کی جا رہی ہیں۔ آخر کب تک ہم دنیا کے سامنے صدائے احتجاج بلند کرتے رہیں گے۔ ہمیں متحد ہو کر اٹھ کھڑا ہونا ہوگا اور ہندوستان سے اسی زبان میں بات کرنی ہوگی جو وہ سمجھتے ہیں۔ میرے ان خیالات پر مجھے امید ہے کہ میرے پرانے سینئر افسران اور وہ بھی جو اس وقت خدمات بجا لا رہے ہیں' ناراض نہیں ہوں گے۔ جس کے نتیجہ میں وہ چند ہندوستانی سپاہیوں کی بی آر بی ایل کو پار کرنے کی اہمیت پر دوبارہ غور وخوض کرنا شروع کر دیں۔

آیئے ہم اپنے ماضی کا ایک ایماندارانہ جائزہ لیں۔ جب ۱۹۶۲ء میں ہندوستان اور چین کی لنفا میں جنگ ہوئی تو ہم نے ایک سنہری موقعہ ضائع کر دیا۔ جو خدا نے ہمیں مہیا کیا تھا ہم نے پھر ۱۹۶۵ء میں اپنی کارکردگی کو سراہنا شروع کر دیا اور ابھی تک اسی میں مصروف ہیں ۱۹۷۱ء کی جنگ پر ہم بحث کرنا پسند نہیں کرتے اور یہ اس وجہ سے ہے کہ ایسا کرنا ہماری سیاسی فراست کا پول کھول دے گا۔ اور ہماری اس پالیسی کو ننگا کر دے گا۔ جس کے تحت کہا جاتا تھا کہ مشرقی پاکستان کا دفاع مغربی پاکستان سے وابستہ ہے۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ کے نٹ اور بولٹ گننے سے ہم پاکستان کی کوئی خدمت نہیں کر رہے المیہ یہ ہے کہ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں ہماری فوج نے جو قربانیاں پیش کیں ان کو ہم بالکل بھول جاتے ہیں۔ ہماری فوج نے اس جنگ میں شاندار کردار کا مظاہرہ کیا۔ ہم اپنے ۱۹۶۵ء کی جنگ کے شہیدوں کو خراج تحسین ادا کرتے ہیں لیکن بڑی آسانی کے ساتھ ان مجاہدین کو نظر انداز کر دیتے ہیں اور ان کو بھول جاتے ہیں جنہوں نے اپنی صلاحیتوں کی آخری حد تک یہ جنگ مردانہ وار لڑی اور یہ جنگ مشرقی پاکستان میں انتہائی برے حالات میں لڑی گئی۔ جس میں بہت سوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ بھی پیش کیا۔

اس وضاحت کے ساتھ میں درخواست کرتا ہوں کہ ہمیں ۶ ستمبر کا دن اتنی شان وشوکت سے نہیں منانا چاہئے۔ یہ دن ہمیں ایک جھوٹے تحفظ کا احساس دلاتا ہے۔ اور ہمیں اپنی تیاریوں سے غافل کرتا ہے۔ آیئے ہم سب مل کر ۱۶۔ دسمبر کا دن منایا کریں۔ آیئے ہم جنرل نیازی کو قربانی کا بکرا بنانے کا عمل بند کریں۔ اس حقیقت کو مت بھولئے کہ وہ واحد شخص تھا جس نے مشرقی پاکستان جانے کی حامی بھری تھی۔ جبکہ اس کے کئی ساتھ کام کرنے والوں نے ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا تھا۔

چند الفاظ اس بات کے متعلق کہ ۱۶۔ دسمبر کو کس طرح یاد رکھا جا سکتا ہے اور کس طرح منایا جا سکتا ہے۔ تمام چلنے والی ٹریفک کا بمع ریلوے کے 'پہیہ جام کر دیا جائے' تمام سول اور ملٹری طیاروں کی پروازیں منسوخ کر دی جائیں تمام شہری مرد عورتیں اور بچے پاکستان میں بسنے والا ہر ذی روح ان چند منٹوں میں ساکت کھڑا ہو جائے جس وقت ہمیں پلٹن میدان ڈھاکہ میں شکست کی دستاویز پر دستخط کرنے پڑے تھے۔ (اور اس کا صحیح وقت ریکارڈ سے حاصل کیا جا سکتا ہے) اس دن ہر شخص ہر کوئی اپنے سینے پر ایک ہی نشان ایک ہی بیج لگائے ہوئے ہو جس پر لکھا ہو ۱۶ دسمبر ۱۹۷۱ء۔ ہماری ویٹرن ایسوسی ایشن اپنی پنشنوں میں اضافے کی اب کوئی اپیل نہ کرے۔ کیونکہ اس بارے میں اب کافی کیا جا چکا ہے۔ آیئے ہم سب مل کر صرف کشمیر کے لئے ٹھوس متحدہ کارروائی کریں۔ لیکن اس سلسلے میں فائیو سٹار ہوٹلوں میں مہنگے سیمینارز کا سلسلہ بند کر دیا جانا چاہئے۔ الحمرا اور اسی قسم کی دوسری جگہوں پر بہت زیادہ پراپیگنڈے والی ورک شاپس بھی ہرگز نہیں منعقد ہونی چاہئیں کسی قسم کے منظم جلوس بھی نکالے جانے کی ہرگز ضرورت نہیں۔ اور نہ ہی بڑے بڑے بیانوں کی۔ آیئے ہم سب اپنے سر جوڑ کر بیٹھیں۔ خاص طور پر سفید اور گنجے سروں والے۔ ایسے سر جو اگرچہ ظاہراً طور پر تو برف کی طرح سفید ہوں مگر جن کے اندر ایک کھولتا ہوا لاوا پک رہا ہو۔ صحیح جذبہ اور قابل عمل خیالات ہمارے راہ عمل کو متعین کریں۔ اور اس کے لئے پہلے اعلیٰ عہدے رکھنے والے افسران یا چرب زبان لوگوں کو کوئی اہمیت نہ دی جائے۔

یہ پلیٹ فارم غیر فرقہ دارانہ 'غیر علاقائی' غیر لسانی اور غیر مارشل لائی ہونا چاہئے۔ یہ صرف اور صرف قومی ہونا چاہئے۔ اس سے زیادہ ہرگز نہیں یہ بات یقینی ہے کہ اس سلسلے میں بہترین' سچے' اور صحیح معنوں میں پرانے فوجی افسر ہی آگے آنے کی جرأت کریں گے۔ اور سیاسی امنگیں رکھنے والے' مذہب کا استحصال کرنے والے اور ابن الوقت اس میں شامل ہونے سے گھبرائیں گے۔

ہمیں بی۔ آر۔ بی۔ ایل' ایم۔ آر۔ ایل اور چناب کے بالائی حصوں تک پہنچنے کے لئے منصوبہ بندی کرنی ہوگی۔ ہمیں صرف اسی پر مطمئن نہیں ہونا چاہئے کہ دریائے جہلم پاکستان میں بہہ رہا ہے بلکہ اپنے ذہنوں کو اس بات کے لئے تیار کرنا ہوگا کہ ہمیں ولر جھیل تک پہنچنا ہے ہمیں اس مچھلی کی طرح سوچنا اور عمل کرنا ہوگا جو پانی کے بہاؤ کے برخلاف تیرتی ہے۔

کشمیر آواز دے رہا ہے۔ اب وقت ہے کہ ہم اپنی قوم پر یہ ثابت کریں کہ ہم سری نگر اور جموں کی طرف ثابت قدمی سے بڑھنے کی سکت رکھتے ہیں۔ یہ بلاشبہ ایک بہت عظیم کام ہے۔ یہ مشکل ضرور ہے لیکن ناممکن ہرگز نہیں۔ اور ایک دفعہ جب جموں اور کشمیر آزاد ہو گیا تو اس کے بعد ہمارے نزدیک ہی دوسرے واقعات خود بخود واقع ہونا شروع ہو جائیں گے اور اس عمل میں ہم جلدی جلدی بڑھنے والے نیو ورلڈ آرڈر کو روک سکیں گے جس سے ہم آجکل اس قدر ڈرے ہوئے ہیں امریکن باوجود ان کی انتہائی اعلیٰ ٹیکنالوجی کے اور باوجود نمبرون قوم ہونے کے تھوڑا عرصہ پہلے صومالیہ میں میدان چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے تھے۔ ہماری طرح وہ بھی انسان ہیں۔ دراصل اس زمانے میں لڑائی اپنی چوکسی جرأت اور قوت برداشت کی ہے۔

یہ سب باتیں محض خوش فہمی نہیں ہیں۔ یہ محض ایک جذباتی راستہ نہیں ہے۔ ایسا ہو سکتا ہے اور ضرور ہوگا۔ صرف شرط یہ ہے کہ ہم اس کی قیمت ادا کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اور اگر ہم اس قیمت کو ادا کرنے کے متحمل ہو سکیں تب کشمیر ہمارا ہوگا اور بصورت دیگر اگر ہم صرف زبانی جمع خرچ میں لگے رہے اور محفوظ راستوں کی تلاش میں رہے اور دریں اثناء امریکہ یا کوئی دوسری لابی کے توسط سے کشمیر کا مسئلہ حل ہوا تو پھر کشمیری کسی دوسری طرف بھی دیکھ سکتے ہیں اور بجا طور پر وہ اس میں حق بجانب ہوں گے۔

یہ وقت ہے کہ ہم اپنے جغرافیہ کو درست کرنے کی کوشش کریں۔ اور اگر ایسا ہو گیا تو تاریخ اپنے آپ کو خود بخود درست کر لے گی۔ آیئے ہم نئے شکار کی طرف توجہ کریں اور صرف ۱۹۶۵ء کی جنگ کے تجزیہ میں ہی نہ لگے رہیں۔

ہماری جماعت کو اس پر توجہ کرنی چاہئے کہ ذرا سا گناہ خواہ کیسا ہی صغیرہ ہو۔ جب گردن پر سوار ہو گیا تو رفتہ رفتہ انسان کو کبیرہ گناہوں کی طرف لے جاتا ہے۔ طرح طرح کے عیوب مخفی رنگ میں انسان کے اندر ہی اندر ایسے رچ جاتے ہیں کہ ان سے نجات مشکل ہو جاتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

سارا یے وو کے شہریوں کی مشکلات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بوسنیا کے دارالحکومت سارا یے وو میں ایک ۹۳ سالہ بوڑھی دادی اماں اپنے پوتے کی سالگرہ منانے کے لئے ایک جلتی ہوئی موم بتی لے کر گھر میں داخل ہوئی تو وہ اس بات سے بے خبر تھی کہ انکل پچو طریق سے لگائی گئی گیس نے لیک ہو کر اس کے سارے گھر کو بھر دیا ہے۔ جونہی بوڑھی عورت نے دروازہ کھولا اس کے ہاتھ میں موجود جلتی ہوئی موم بتی نے سارے گھر کو شعلہ جوالہ بنا دیا۔ بوڑھی عورت کو بمشکل تمام بچا لیا گیا۔ لیکن چند چیزوں کے سوا سارا گھر جل کر راکھ ہو گیا ہے۔

جنگ کی تباہ کاریوں کا شکار بوسنیا کا دارالحکومت سارا یے وو اب نئی طرز کی مشکلات کا شکار ہو گیا۔ جنگ بندی کے بعد صورت حال بہتر ہوئی ہے۔ جن گھروں میں بجلی اور گیس کی سپلائی بند تھی وہ اب جاری کی جا رہی ہے۔ لیکن سرکاری طور پر جاری یہ سلسلہ بہت ست ہے۔ خصوصاً شدید سردی کے ایام میں سردی کا مقابلہ کرنے کے لئے گیس کی تنصیب بہرحال ضروری ہے۔ لہٰذا ایسے موقع پر لوگ ادھر ادھر سے کنکشن چوری کر کے گیس حاصل کر رہے ہیں چنانچہ گزشتہ چند دنوں کے اندر سارا یے وو شہر میں گیس کی وجہ سے بہت سی جگہ پر آگ لگ گئی ہے اور اموات ہو رہی ہیں۔ یا گھروں کے جلنے سے نقصانات ہو رہے ہیں۔ ایک مبصر کا خیال ہے کہ جنگ کے گولوں اور دھماکوں سے اتنی اموات نہیں ہوئی تھیں جتنی اس ناقص صورت حال کی وجہ سے ہوئی ہیں۔

تین سال قبل جب بوسنین سربوں نے سارا یے وو کا محاصرہ کیا تھا تو انہوں نے شہر کی بجلی کاٹ دی گیس کی سپلائی کاٹ دی اور کھانا پہنچانے کے راستے بند کر دیئے۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ اس طرح سے محاصرہ کے ذریعے اس شہر کے لوگوں کو بھوکا مارا جائے اور انہیں گھٹنوں کے بل جھکا دیا جائے۔ مگر بوسنیا کے مسلمان جس طرح عزم و ہمت اور صبر اور دلیری کی تاریخ رقم کر رہے ہیں اس نے سربوں کے عزائم کو ناکام بنا دیا اور شدید خراب اور ناگوار حالات میں دن رات سختیاں برداشت کرتے ہوئے بھی ہتھیار نہیں ڈالے۔ اپنی قوم کے وسیع تر مستقبل کے مفادات کی خاطر کوئی ایسا سمجھوتہ نہیں کیا جو آبرومندانہ نہ ہو۔

اب جو جنگ بندی ہوئی ہے اس کے بعد سربوں نے اقوام متحدہ کی امدادی کارروائیوں کی اجازت دے دی ہے اور کہا ہے کہ محصور شہر میں امدادی قافلے لیجائے جا سکتے ہیں لیکن یہ امدادی کارروائی کیا ہو گی اور کس طرح پہنچے گی۔ اس کا سارا انحصار سربوں کی اپنی مرضی پر ہے۔ اگر وہ کہیں کہ ایک ٹرک تو امدادی سامان کا ہے یہ جا سکتا ہے لیکن دوسرا ٹرک امدادی سامان کا نہیں ہے اور یہ نہیں جا سکتا تو ان کی بات مانی جاتی ہے۔ اور اقوام متحدہ کی ہزاروں کی تعداد میں بوسنیا میں مقیم امن فوج' محض مذاکرات کرنے' سمجھانے اور منتیں کرنے کے سوا اور کوئی قدم اٹھانے کو تیار نہیں ہوتی۔ چنانچہ کئی بار یہ قافلے روکے گئے۔ کئی بار سربوں نے سامان کو لوٹا' کئی بار ضائع کیا۔ اور کئی بار قافلوں کو بغیر کسی وجہ کے واپس کر دیا گیا۔

مثلاً اب سربوں نے جو اجازت دی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ جلانے کے لئے جو لکڑی لے جائی جا رہی ہے اس کی اجازت نہیں دی جائے گی کیونکہ یہ فوجی مقاصد کے لئے استعمال ہو سکتی ہے۔

اقوام متحدہ کے ایک مایوس افسر نے اس صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ معلوم یہ ہوتا ہے کہ سرب یہ تسلی کرنا چاہتے ہیں کہ سارا یے وو کے لوگ سردی میں ٹھٹھر رہے ہیں اور ان کی حالت بدستور قابل رحم حد تک خراب ہے۔

اس وقت بجلی راشن بندی سے مل رہی ہے جس کے بعد صرف گیس ہی ایک ایسی واحد چیز رہ جاتی ہے جو سردی سے بچاؤ کا ذریعہ ہے۔ اگرچہ عملاً یہ بھی پورے شہر کی ضروریات پوری کرنے کے لئے کافی نہیں ہے۔ اقوام متحدہ کے انجنیئروں نے بتایا ہے کہ جنگ شروع ہونے کے بعد اب شہر کی گیس کی ضروریات چار گنا بڑھ چکی ہیں۔ صرف پچھلے سال کی ضروریات سے ہی دوگنا اضافہ ہو گیا ہے۔ حالانکہ ہلاکتوں اور تباہی کے نتیجے میں آبادی کم ہو چکی ہے۔

بوسنیا میں گیس روس سے آتی ہے اور ایک لمبی پائپ لائن جو کروشیا اور سربیا سے گزرتی ہے گیس کو سارا یے وو تک پہنچاتی ہے۔ سارا یے وو اس پائپ لائن کی آخری منزل ہے۔ گزشتہ ستمبر میں اقوام متحدہ کے ذرائع نے بتایا تھا کہ سرب اس پائپ لائن کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ لیکن بوسنیا کے سرکاری ذرائع کا کہنا ہے کہ بات یہ نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ گیس کی سپلائی میں کمی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ بوسنیا نے روس کو کئی بل ادا نہیں کئے۔ اس وقت بوسنیا میں ۶۵ ہزار گھروں کو گیس سپلائی کی جا رہی ہے جبکہ جنگ سے پہلے صارفین کی تعداد ۱۵ ہزار تھی۔ اب جبکہ ہر صارف کو گیس قانونی طریقے سے فراہم نہیں ہو رہی اس لئے یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ قریباً ۴۵ ہزار صارفین گیس چوری کر رہے ہیں۔ اس کا طریق یہ ہے کہ مین پائپ لائن میں سوراخ کر کے ربڑ کی پائپس اور عارضی والو لگا کر گیس حاصل کی جا رہی ہے۔ جس سے گھر والے ایک چھوٹا سا سٹوو جلاتے ہیں تاکہ سردی سے بچا جا سکے۔ اور اس ایک کمرے میں سارا گھر جمع ہو جاتا ہے۔ اس طریق سے گیس کے پریشر کو قابو میں کرنے کا کوئی انتظام نہیں ہوتا جس سے گیس جگہ جگہ سے لیک کر جاتی ہے۔ جو بہت خطرناک ہوتی ہے اور کئی گھروں کو آگ کے حوالے کر چکی ہے۔

☆○☆

ہماری تاریخ

ہفت روزہ دی ٹروتھ نائیجیریا-۲۹-اپریل ۱۹۵۵ء

the TRUTH

LAGOS, FRIDAY April 29, 1955.

AN AHMADIYYA PUBLICATION

Supreme Head Of The Ahmadis Flying To Europe, Will Carry on His Work On Commentary There

Friends Should Pray That This Journey Is Blessed By God And I Recover My Health And Complete The Work On The Commentary

چیچنین وزیر خارجہ کی مشکل

کسی ایسے ملک کا وزیر خارجہ ہونا کتنا مشکل کام ہے جس کو کسی نے تسلیم نہ کیا ہو۔ آپ جب امریکہ جیسی سپر پاور کے دارالحکومت واشنگٹن پہنچیں تو نہ تو کوئی اعلیٰ عہدیدار آپ کا استقبال کرنے ائرپورٹ پر آئے نہ صدر کلنٹن یا نائب صدر الگور یا کم از کم وزیر خارجہ وارن کرسٹوفر کے ساتھ آپ مسکراتے ہوئے تصاویر کھنچوا سکیں۔ آپ پاسپورٹ دکھائیں مگر کوئی ملک اسے تسلیم نہ کرے۔

یہ وہ کیفیت ہے جس سے چیچنیا کے وزیر خارجہ شامستین یوسف دوچار ہیں۔ مسٹر یوسف ایک طویل القامت کا کیشیائی باشندے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں واشنگٹن آ کر حیران ہوں کہ امریکہ کے صدر کلنٹن کہتے ہیں کہ چیچنیا کوئی الگ ملک نہیں بلکہ یہ روس کا حصہ ہے۔ اور اس کی جنگ روس کا اندرونی معاملہ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ۳۰۰ سال سے کسی ایسی دستاویز پر دستخط نہیں کئے جس سے ہم روس کا حصہ قرار دیئے جا سکیں پھر ہمیں کیونکر روس کا حصہ کہا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ وہی بات ہے کہ جب امریکہ انگلینڈ کے خلاف اپنی آزادی کی جنگ لڑ رہا تھا۔ کیا وہ بھی انگلینڈ کا داخلی معاملہ تھا۔

وزیر خارجہ یوسف امریکہ سے اقتصادی امداد اور سفارتی مدد لینے آئے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ امریکہ ان کو تسلیم کر لے۔ وہ کانگرس کے کئی ارکان سے ملاقات کر کے ان پر اپنا موقف واضح کر رہے ہیں۔ مگر ان کی حیثیت واشنگٹن میں ایک اجنبی کی سی ہے۔ امریکی حکومت نہ تو انہیں کوئی پروٹوکول دے رہی ہے اور نہ ان کی بات ماننے پر آمادہ نظر آتی ہے۔ مگر یوسف کا کہنا ہے کہ ہم ہمت ہارنے والے نہیں ایک دن دنیا ہمیں تسلیم کرنے پر مجبور ہو گی۔

☆○☆

مسٹر رابن کے عزائم کیا ہیں؟

اسرائیل کے وزیر اعظم مسٹر اضحاک رابن نے کہا ہے کہ اسلامی انتہا پسندوں کے حملوں سے اسرائیل کی سلامتی کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے کیونکہ ان حملوں کے بعد اسرائیلی رائے عامہ مشرق وسطیٰ میں امن کا عمل جاری رکھنے کے حق میں نہیں نظر آ رہی۔

ایک ہفتہ قبل خودکشی کرنے پر تیار اسلامی جہاد کے افراد نے ۲۱۔ اسرائیلیوں کو بم دھماکے میں موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔

رائے عامہ کے ایک جائزے میں بتایا گیا ہے کہ اگر آج انتخابات ہو جائیں تو ۵۰ فیصد ووٹر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انتہا پسند لیکوڈ پارٹی کو ووٹ دیں گے اور صرف ۲۸ فیصد رابن کے حق میں ہوں گے۔

رائے عامہ کے ایک اور جائزے میں بتایا گیا ہے کہ ۵۱ فیصد اسرائیلی یہ کہتے ہیں کہ اسرائیل کو امن کا عمل روک دینا چاہئے۔ اور ۶۵ فیصد کا خیال ہے کہ اسرائیل اور دہشت گردوں کو علیحدہ علیحدہ کر دیا جائے۔ گزشتہ سبت کے دن ہزاروں اسرائیلی اس مقام پر جمع ہوئے جہاں بموں کے دھماکے ہوئے تھے انہوں نے مطالبہ کیا کہ فلسطینیوں سے مذاکرات کا سلسلہ معطل کر دیا جائے۔

اگرچہ فی الحال مسٹر رابن امن کا عمل جاری رکھنے اور فلسطینیوں کی خود مختاری کے دائرہ کو بڑھانے کے حق میں ہیں مگر وہ یہ جان گئے ہیں کہ اسرائیلی قوم ان کی قیادت کو تسلیم نہیں کر رہی اس لئے ان کے رویے میں واضح تبدیلی کی علامات نظر آ رہی ہیں۔

مسٹر رابن نے اپنے وزیر خزانہ کو ہدایت جاری کی ہے کہ وہ فلسطینیوں اور اسرائیلیوں کو اقتصادی طور پر الگ کر دینے کا جائزہ لیں۔ انہوں نے اسرائیلی پولیس کے سربراہ کو بھی ہدایات جاری کی ہیں کہ اسرائیلیوں کو فلسطینیوں سے دور رکھنے کے اقدامات کریں۔

اسرائیلی پولیس جو قدم فوری طور پر اٹھا رہی ہے وہ یہ ہے کہ جس مقام پر سے فلسطینی اسرائیل میں داخل ہوتے ہیں اس جگہ پر بموں کو سونگھنے والے کتوں سے کام لیا جائے اور فلسطینیوں کی پوری طرح چیکنگ کے بعد ان کو اسرائیل میں داخل ہونے دیا جائے۔ یاد رہے کہ ہر روز ہزاروں فلسطینی محنت مزدوری کرنے کے لئے اسرائیل میں صبح کے وقت داخل ہوتے ہیں اور شام کو واپس چلے جاتے ہیں۔ اسرائیل کی معیشت کا بڑا انحصار ان فلسطینیوں پر ہے جو اسرائیل میں جا کر کام کرتے ہیں۔ ماضی میں اسرائیلی پارلیمنٹ نے بموں کو سونگھنے والے کتوں کے استعمال کی مخالفت کی تھی مگر اب اسرائیلی انتظامیہ نے ان کے استعمال کی اجازت دی دی ہے۔

وزیر سیاحت نے بتایا ہے کہ اسرائیلی وزیر اعظم اور اسرائیل اور فلسطینیوں کو الگ الگ کرنے کے منصوبے پر پوری سرگرمی سے عمل کرنے کے موڈ میں ہیں کیونکہ یہی ایک ذریعہ ہے جس سے دہشت گردی کی کارروائیاں روکی جاسکتی ہیں۔

☆ ○ ☆

بقیہ صفحہ ۳

اس وقت کی دعا ہے جبکہ خانہ کعبہ کے کھنڈرات تو موجود تھے یعنی بعض بہت پرانے اور تقریباً معدوم مٹے ہوئے آثار موجود تھے لیکن خانہ کعبہ کی کوئی عمارت نہیں تھی۔ وحی الٰہی کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام اس جگہ پہنچے' اسے تلاش کیا اور وہیں آپ نے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل کو چھوڑا اور بعد میں جب حضرت اسماعیل بڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ مدد کرنے کے قابل ہوئے تب اس کی تعمیر نو شروع کی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اسماعیلؑ کا حصہ اس میں ڈالنا ضروری تھا اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسماعیلؑ کی نسل سے پیدا ہونا تھا اس لئے آپؑ نے انتظار کیا کہ یہ بچہ جو دنیا کے عظم ترین نبی کا جد امجد بننے والا ہے جس کی خاطر خانہ کعبہ کی تعمیر کا آغاز ہوا تھا' جس نے خدا کے اس گھر کی تعمیر کے مقاصد کو انتہا تک پہنچانا تھا اس کا ہاتھ بھی اس تعمیر میں ساتھ لگ جائے اور شامل ہو جائے۔ پس قرآن کریم میں جہاں بھی تعمیر نو کا ذکر ہے وہاں حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ حضرت اسماعیلؑ کو ضرور شامل فرمایا گیا اور دعاؤں میں بھی دونوں مل کر دعائیں کرتے ہیں۔ اس وقت تک صرف دو ہیں لیکن آگے جاکر جو دعائیں آئیں گی ان میں تعداد بڑھتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ فرمایا (-) اس جگہ کو امن کی جگہ بنا (-) اور جو بھی یہاں رہیں ان کے لئے ہر قسم کے پھل مہیا فرما (-) وہ لوگ جو اللہ پر اور یوم آخر پر ایمان لانے والے ہوں۔ خدا نے فرمایا (-) جو انکار بھی کر دے گا اسے بھی ان دنیاوی فوائد میں سے کچھ نہ کچھ میں ضرور پہنچاؤں گا۔ یہ نہیں کہ ادھر کسی نے انکار کیا وہیں میں نے نعمت کا ہاتھ کھینچ لیا تو جہاں تک ثمرات دنیا کا تعلق ہے وہ میں انکار کرنے والوں کو بھی دیتا رہوں گا لیکن کچھ عرصے تک' ہمیشہ کے لئے نہیں' (-) کچھ عرصے سے مراد دنیا کی زندگی ہے یعنی دنیا کی زندگی میں میں پھلوں سے محروم نہیں کروں گا لیکن جب وہ مر کر میرے حضور پیش ہو گا تو اس لئے میں اس کو عذاب سے مبّرا قرار نہیں دوں گا کہ اس کو میں نے دنیا میں نعمتیں دی تھیں۔ پس خانہ کعبہ کی نعمتوں سے وہ فائدہ اٹھانے والا تو ہو گا لیکن اپنے کفر یا ناشکری یا انکار کی وجہ سے مرنے کے بعد پھر اسے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور یہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے جس کی طرف وہ لوٹ کے جانے والا ہے۔

(-) اس وقت کو یاد کرو جب ابراہیم نے قواعد بیت کو' اللہ کے گھر کی بنیادوں کو استوار کرنا شروع کیا (-) اور اسماعیل اس کے ساتھ ساتھ تھا تو (اس وقت) پہلی دعا ان کی یہ تھی۔ (-) کہ اے خدا! ہم سے اس کو قبول فرمالے۔

حضرت ابراہیم کی جو یہ دعا ہے اور حضرت اسماعیل کی یہ دعا ہے' اس دعا میں بہت گہری حکمتیں ہیں۔ پہلی بات تو یہ سمجھائی گئی ہے کہ خدا کی خاطر اتنی مشقت اٹھا کر' اتنی مصیبتیں برداشت کر کے ایک ویرانے میں ابراہیم اپنی بیوی اور بچے کو لے کر آیا۔ پھر لمبی مصیبتوں میں انتظار کیا۔ بھوک دیکھی' پیاس دیکھی' ہر قسم کی تکلیفیں اٹھائیں۔ بار بار آتا رہا یہاں تک کہ وہ بچہ بڑا ہو گیا اور خدا کی خاطر' محض خدا کی خاطر گھر تعمیر کیا جا رہا ہے لیکن انکسار کا یہ عالم ہے کہ (-) سے دعا شروع کی۔ اے اللہ! قبول فرمالینا۔ گھر تو تیری خاطر بنا رہے ہیں۔ خالصتہً نیکی کی خاطر لیکن انسان خود اپنی نیتوں کی کنہوں سے واقف نہیں ہوتا' انسان اپنے اندرون حال سے خود واقف نہیں ہوتا۔ اس لئے ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ جو کچھ بھی ہم تیرے حضور پیش کر رہے ہیں اسے اپنی رحمت سے قبول فرمالینا۔ (-) تو سننے والا بھی ہے اور جاننے والا بھی ہے۔ صرف دعائیں سنتا ہی نہیں ان کے احوال سے واقف ہے۔ ان کے رازوں سے واقف ہے۔ ان نیتوں سے واقف ہے جو دعاؤں سے پہلے ہوتی ہیں اور ان کے نتیجے میں دعائیں اٹھتی ہیں۔ (-) اے خدا! اس عبادت کے گھر کا کیا فائدہ؟ ---

- - پس ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار بنائے رکھنا۔ (-) ہمیشہ کے لئے اپنا فرمانبردار بنائے رکھنا (-) اور فرمانبرداری کی حالت میں ہمیں عبادت کے راز بھی سکھانا اور قربان گاہیں بھی دکھانا منسک سے دونوں مراد ہو سکتے ہیں۔ عبادت کا طریق بھی اور قربانی کا طریق اور وہ جگہیں جہاں انسان قربانی پیش کرتا ہے۔ (-) لیکن پھر ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ ہم سے بخشش کا سلوک فرمانا' ہماری توبہ قبول کرنا۔ (-) تو تو بے انتہاء توبہ قبول کرنے والا ہے اور بے حد رحم کرنے والا ہے۔

پس نیکی کی دعاؤں کے ساتھ یہ عاجزی اور انکساری کی گریہ وزاری بھی جاری ہے اور اعتراف ہے کہ ہم کچھ بھی نہیں ہم گنہگار ہیں۔ ہم نیکی کے جو کام بھی کرتے ہیں ان پر بھی ہمیں پورا یقین نہیں ہو سکتا جب تک تیری طرف سے رضامندی حاصل نہ ہو جائے کہ یہ نیکیاں قبول بھی ہوں گی کہ نہیں۔ (-) اے خدا! ان لوگوں میں سے جو یہاں پیدا ہوں گے وہ عظیم الشان رسول برپا فرما۔ (-) جو تیری آیات ان پر تلاوت کرے گا۔ (-) اور انہیں کتاب بھی پڑھائے گا اور اس کی حکمت بھی۔ (-) اور ان کو پاک فرمائے گا (-) یقیناً تو غالب قدرتوں والا اور بڑی حکمتوں والا ہے۔

(ذوق عبادت اور آداب دعا ص ۱۷۷ تا ۱۸۴)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ عزیزہ ثمینہ غفورہ صاحبہ (بنت مکرم چوہدری عبدالرحمان صاحب شاکر ربوہ) اہلیہ مولود احمد شاہد حال لاہور کے برین ٹیومر کا جنرل ہسپتال لاہور میں مورخہ ۹۵-۲-۶ کو کامیاب اپریشن ہوا۔ احباب جماعت سے عزیزہ ثمینہ کی کامل شفایابی اور صحت و سلامتی کے لئے درخواست دعا ہے جو کہ جنرل ہسپتال میں زیر علاج ہے۔

بقیہ صفحہ ۱

ہمیں بتائیں کہ کتنا خرچ ہو گا میں اس کی منظوری دے دوں گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا ایمان والوں کی پہچان یہی ہے کہ وہ برمحل خرچ کرنے سے نہیں گھبراتے۔ اس لئے آپ حسب توفیق خرچ کریں۔ آپ کے اخراجات اللہ نے چاہا تو بڑھتے جائیں گے۔

اگلے روز یعنی ۵۔ فروری کو پھر حضرت صاحب نے جاپان کا ذکر فرمایا اور امام بیت الفضل لندن مکرم عطاء المجیب صاحب راشد سے دریافت فرمایا کہ جاپان کی کیا خبریں ہیں۔ نیز فرمایا کہ جب آپ (راشد صاحب) جاپان میں ہوا کرتے تھے تو آپ کو جاپانی خوب آتی تھی اور آپ کے بارے میں بتایا گیا تھا کہ آپ کا جاپانی تلفظ بہت اعلیٰ تھا۔

حضرت صاحب کے استفسار پر مکرم راشد صاحب نے بتایا کہ ایک رفاہی تنظیم امدادی سامان تقسیم کرنا چاہتی تھی ان کے پاس تقسیم کا انتظام کوئی نہ تھا۔ انہوں نے احمدیہ مشن سے رابطہ کیا اور اپنا سامان ہمارے مشن کے سپرد کر دیا۔

حضرت صاحب نے دریافت فرمایا کہ کیا وہاں پر دیگیں مل جاتی ہیں۔ مکرم راشد صاحب نے فرمایا کہ ہاں اس قسم کی چیز مل جاتی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا ہمارے ہاں جو دیگیں ہوتی ہیں ان میں ایک دیگ ۸۰۔ افراد کے کھانے کے لئے کافی ہوتی ہے۔ تاہم جب کشمیری کھانے والے ہوں تو کم پڑ جاتی ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کشمیری گرم کھاتے ہیں اور چباتے نہیں۔ ایک دفعہ کشمیر کے مکرم عبدالعزیز ڈار صاحب نے مجھے کھا کر بتایا کہ ہم اس طرح کھاتے ہیں۔ اس سے آپ کے طے کردہ فارمولے غلط ثابت ہو جاتے ہیں۔ ہم چاول تیز کھاتے ہیں اور زیادہ کھاتے ہیں۔ حضرت صاحب نے مکرم سید عبدالحی صاحب ناظر اشاعت۔ ان کے صاحبزادے مکرم سید احمد یحییٰ صاحب صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ یوکے اور حضرت عمر ڈار صاحب کا بھی تذکرہ فرمایا۔

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ : 9- فروری-1995ء
سردی میں کمی ہے
درجہ حرارت کم از کم 13 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 16 درجے سنٹی گریڈ

○ قومی اسمبلی میں سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی کے خلاف پمفلٹ تقسیم کرنے پر شدید ہنگامہ ہوا۔ اس پمفلٹ میں یوسف رضا گیلانی کو موجودہ پارلیمانی بحران کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا۔ حزب اختلاف نے الزام لگایا ہے کہ یہ پمفلٹ حکومت نے تقسیم کروایا ہے تاکہ سپیکر کے خلاف تحریک عدم اعتماد لائی جا سکے۔ حکومت کی طرف سے پمفلٹ سے لاتعلقی کا اظہار کیا گیا۔ سپیکر نے اس پمفلٹ کی تقسیم کی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے نواز کھوکھر کے بعد راؤ خضر حیات نے بھی مسلم لیگ (ن) سے لاتعلقی کا اعلان کر دیا ہے۔ اس طرح سے نواز لیگ دو ارکان سے محروم ہو گئی۔ یہ سلسلہ جاری رہا تو تحریک عدم اعتماد لانا مشکل ہو جائے گا۔ قومی اسمبلی کے سپیکر کے نام ایک خط میں راؤ خضر حیات نے کہا ہے کہ مجھے نواز شریف کی پالیسیوں سے اتفاق نہیں۔ انہوں نے حکومت سے محاذ آرائی شروع کر رکھی ہے میں ان کے مفادات کا تحفظ نہیں کر سکتا۔ مجھے ایوان میں الگ سیٹ دی جائے معلوم ہوا ہے کہ راؤ خضر حیات ان بارہ ارکان میں شامل ہیں جن کی فہرست اعلیٰ حکومتی شخصیت نے تیار کر رکھی ہے۔

○ حکومت کے خلاف وسیع تر اتحاد کے لئے نواز شریف، جتوئی اور بلخ شیر مزاری میں گفتگو پر تبصرہ کرتے ہوئے میر ظفر اللہ خان جمالی نے کہا ہے کہ آپ تینوں سابق وزرائے اعظم ہیں میں اگلا وزیر اعظم ہوں میرے بغیر مذاکرات کس طرح ہو سکتے ہیں۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت نے مشکل حالات پر قابو پالیا ہے اب خوشحالی کا دور دورہ ہو گا عوام کے مسائل حل کئے جائیں گے۔ ہر شخص کو انصاف اس کی دہلیز پر ملے گا۔ تخریب کاری اور فرقہ واریت کے خاتمے کے لئے کسی سے نرمی نہیں برتی جائے گی ملک دشمنوں کا ساتھ دینے والوں کو کچل دیا جائے گا۔

○ سابق سیکرٹری پنجاب اسمبلی مسٹر حبیب اللہ گورایہ کے اغوا کے کیس میں درخواست گزاروں کے وکیل مسٹر اعجاز بٹالوی نے نواز شریف حکومت کے آخری دنوں میں ہونے والی پس پردہ کہانی کی نقاب کشائی کرتے ہوئے کہا ہے کہ پنجاب اسمبلی دوبارہ توڑنے جانے کے خلاف جب دوبارہ رٹ دائر کی گئی تو اہم ترین لوگوں کے فون آتے رہے کہ اس سے فوج ناراض ہو جائے گی۔ فوج کا نام لے کر رٹ واپس لینے کے لئے دباؤ ڈالا گیا۔ ساڑھے چار بجے مجھے پرویز الٰہی سے ملایا گیا جنہوں نے اسمبلی توڑنے کے خلاف رٹ واپس لینے کی ہدایت کی مسٹر بٹالوی نے پانچ رکنی بنچ کے سامنے لاہور ہائی کورٹ میں دلائل دیتے ہوئے کہا کہ یہ قوم کے ساتھ سنگین مذاق تھا کہا گیا کہ اس سے ملک مارشل لاء سے بچ گیا ہے۔ اعتزاز احسن نے کہا کہ دو شکار ایک تیر۔ بے نظیر۔ بے نظیر۔ فوج کا دعویٰ تھا کہ وہ قانون کے مطابق عمل کر رہی ہے۔ جبکہ فوجی سربراہ صدر اور وزیر اعظم کے درمیان صلح کروا رہے تھے۔ پتہ نہیں کون آئین کی خلاف ورزی کر رہا تھا۔

○ مسلم لیگ (ج) کے سیالکوٹ سے رکن قومی اسمبلی چوہدری اختر علی نے کہا ہے اگر حکومت نے قبلہ درست نہ کیا تو عوام کو "خوبصورت سرپرائز" دوں گا۔ موجودہ حکومت کا غیر جمہوری طرز عمل اپوزیشن کے علاوہ بیشتر حکومتی ارکان کے لئے بھی باعث تشویش ہے۔

○ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ نواب ذوالفقار علی مگسی نے کہا ہے کہ اپوزیشن اور حکومت کی کشمکش جاری رہی تو جمہوری سسٹم تباہ ہو کر رہ جائے گا۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے عوامی قیادت کے نام سے نئی سیاسی پارٹی بنالی ہے۔ وہ اس کا باقاعدہ اعلان ۲۳ مارچ کو کریں گے۔

○ کنٹرول لائن پر کیرن سیکٹر میں بھارتی فوج کی فائرنگ سے ایک پاکستان شہری شہید ہو گیا۔ بور سیکٹر میں بھارتی فوجیوں نے فائرنگ سے مسجد چھلنی کر دی۔ امام اور ایک نمازی شدید زخمی ہو گئے۔ بھارتی فوج نے وادی نیل میں عملاً جنگ مسلط کر رکھی ہے۔ افطاری کے وقت فائرنگ شروع کر دی جاتی ہے۔

○ واپڈا کے پریس ریلیز کے مطابق تربیلا اور منگلا میں پانی کی سطح بلند ہونے سے لوڈ شیڈنگ ختم کر دی گئی ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے سابق رکن مسٹر نواز کھوکھر نے قومی اسمبلی کے سپیکر کو علیحدہ نشست حاصل کرنے کی درخواست دے دی ہے۔

○ صوبائی وزیر لائیو سٹاک مسٹر عارف نکئی نے کہا ہے کہ بیرون ملک سے گوشت کی درآمد کے نتیجے میں گوشت سستا نہیں ہو گا بلکہ ڈیڑھ سو روپے کلو بکے گا۔ ملک میں گوشت کی کوئی کمی نہیں۔ ادھر جمعیت القریش کے مرکزی صدر اور ایم پی اے شیخ انور سعید نے کہا ہے کہ باہر سے گوشت درآمد کرنے سے کروڑوں روپے کا زرمبادلہ ضائع ہو جائے گا کوئی مسلمان ملک ایسا نہیں ہے جہاں سے گوشت درآمد ہو سکتا ہو۔ جہاں سے لایا جائے گا وہاں حرام گوشت ہوتا ہے۔

○ چیچہ وطنی کی مسجد میں نماز تراویح کے وقت دہشت گردوں نے فائرنگ کی۔ سپاہ صحابہ کے مقامی صدر کے باڈی گارڈ کی جوابی فائرنگ نے تخریب کاری کی کوشش ناکام بنا دی۔

○ قومی اسمبلی میں وزیر اعظم پر کرپشن کا الزام لگایا گیا۔ اس موقعہ پر گوہر ایوب اور وزیر داخلہ میں تلخ جملوں کا تبادلہ ہوا۔

○ حزب اختلاف پنجاب اسمبلی کے سربراہ چوہدری پرویز الٰہی کی ضمانت ہوتے ہی انہیں دوبارہ گرفتار کر لیا گیا۔ بنکنگ کورٹ سے ضمانت کے بعد ایف آئی اے نے جیل ہی سے انہیں اپنی تحویل میں لے لیا۔ مسٹر پرویز الٰہی نے کہا کہ جس قرضے پر انہیں دوبارہ گرفتار کیا گیا ہے وہ واپس کیا جا چکا ہے۔

○ موجودہ حکومت نے ایک سال میں ۸۱ آرڈی ننس جاری کئے

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ
رانا مدثر احمد
3½ تا 7½ بجے شام
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک
ربوہ

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے زیورات تیار ہیں
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: میاں حنیف احمد کامران
فون: دوکان: 649، گھر: 212300

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نند پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش اینٹینا خریدنے کیلئے
قیمت -/10،000 ڈش 6 فٹ بمع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن 21- ہال روڈ لاہور
فون: 7226508 - 355422
7235175

شدید ناقابل برداشت درد
PAINS CURATIVE SMELL پینز کیوریٹو سمیل
سے منٹوں میں ختم۔ آرام نہ آئے تو 24 گھنٹہ میں واپس
نوٹ: ہر قسم کی دواؤں کے استعمال کے دوران بھی سونگھی جا سکتی ہے۔ فی شیشی -/20 روپے
اچھے ہومیو پیتھک و میڈیکل سٹورز سے یا مع -/5 روپے ڈاک خرچ
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ سے طلب کریں
فون 771 - 211283 (04524) فیکس 212299 (04524)

دوا اِک تدبیر ہے اور دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
فرائض کی ادائیگی خواہ دینی ہو یا دُنیاوی طاقت و توانائی کی ضرورت ہے۔ اس کیلئے ہماری قابلِ اعتماد زود اثر دوائیں استعمال کریں۔
زد جام عشق
شباب آور موتی
سونے چاندی کی گولیاں
حب ہمزاد
معجون فلاسفہ
لبوب کبیر خاص
خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا
نواب شاہی گولیاں
ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ
فون نمبر 212434-04524- فیکس- 534